﴿52﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّمَا الْأُمُوْرُ ثَلَاثَةٌ: أَمْرٌ تَبَيَّنَ لَكَ رُشْدُهُ فَاتَّبِعْهُ، وَأَمْرٌ تَبَيَّنَ لَكَ غَيُّهُ فَاجْتَنِبْهُ، وَأَمْرٌ اخْتُلِفَ فِيْهِ فَرُدَّهُ إِلَى عَالِمِهِ.

رواه الطبراني في الكبير ورجاله موثقون، مجمع الزوائد ١ / ٣٩٠

مسئلہ عقیدہ ثواب و عذابِ قبر

مؤلف

متکلم اسلام

حضرت مولانا محمد الیاس

گھمن حفظہ اللہ

Ahnaf Media Services

Scanned with CamScanner

عقیدہ ثواب وعذاب قبر

از افادات: متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مذہب اہل السنت والجماعت:

قرآن کریم ،احادیث مبارکہ،اجماع امت اور اسلاف امت کے فرامین کی روشنی میں اہل السنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ موت کے بعد قیامت سے پہلے قبر میں (جہاں میت یا اس کے اجزاء ہوں)جسد عنصری کو بتعلق روح ثواب وعذاب ہوتا ہے۔

اہل بدعت کا موقف:

[۱]: اشاعت التوحید والے حضرات کا موقف یہ ہے کہ مرنے کے بعد علیین یا سجین میں روح اور جسم مثالی کو عذاب وثواب ہوتا ہے ، اس دنیا والی قبر میں جسد عنصری سے نہ تو روح کا تعلق ہوتا ہے نہ ہی اس جسم کو عذاب وثواب ہوتا ہے۔ان حضرات کی چند تصریحات ملاحظہ فرمائیں:

♣ مرنے کے بعد انسان زندہ ہی رہتاہے مگر لباس ومکان بدل لیتا ہے...جسد عنصری کا لباس اتارکر جسد مثالی کالباس پہن لینے اور دار دنیا سے منتقل ہوکر دار برزخ میں پہنچ جانے سے بھی انسان نہیں مرتا ۔ (ندائے حق ج1ص17)

♣ دنیا میں جو شخص مرتا ہے اس کی روح کا رشتہ اس مادی جسم سے ٹوٹ جاتا ہے یہ جسم فنا ہوجاتا ہے مگر مثالی اصلی جسم باقی رہتا ہے اس سے روح کا تعلق نہیں ٹوٹتا...راحت ورنج مسرت اور غم ہروجدانی کیفیت اس کو محسوس کرتی ہے مگر اس کے باوجود یہ ظاہری مادی جسم نہیں رکھتا یہ جسم تو فنا ہوچکا ہوتا ہے...اس کا تو ہراحساس وادراک جسم مثالی کے ساتھ ہوتا ہے...روح جسم مثالی کے ساتھ ہی منکر نکیر کے سوال کا جواب دیتی ہے ۔

(ندائے حق ج1ص101،100)

♣ اس جسد عنصری میں بعداز دفن دوبارہ روح کا آنا اور میت کا قبر میں زندہ ہوجانا یہ کوئی مسئلہ نہیں ۔ (ندائے حق ج1ص225)

♣ قبر وہ ہے جہاں روح کو عذاب وثواب ہوتا ہے وہی شرعی قبر ہے اوروہی روح کا ٹھکانہ ہے ۔

(عقیدۃ الامت ص31مصنف شہاب الدین خالدی)

♣ اللہ تعالیٰ اس عالم برزخ میں روح کو وہاں کے مناسب حال ایک جسم عطا فرماتے ہیں...اسی جسم مثالی میں روح قیامت تک رہے گی۔

(عقیدۃ الامت ص34)

♣ شرعی قبر جس میں ثواب وعذاب ہوتا ہے وہ ہے جو جنت کے قریب ہے ۔ (عقیدۃ الامت ص36)

♣ یعنی زمین وقبر بھی مثالی زور جسم بھی مثالی اور ثواب وعذاب بھی وہیں ہوگا ۔ (عقیدۃ الامت ص39)

♣ اس جسم عنصری کو عذاب نہیں ہوتا اور نہ ہی اس قبر میں عذاب ہوتا ہے...عذاب وثواب روح کوہوتا ہے جو اس جسم میں نہیں ہوتی۔

(عقیدۃ الامت ص525)

♣ جمعیت اشاعت التوحیدوالسنۃ کا قرآن کریم اور احادیث صریحہ کی رو سے یہ موقف ہے کہ اس مٹی والے جسم سے روح نکلنے کے بعد نہ تو وہ روح اس قبرمیں مدفون جسم میں واپس آتی ہے اور نہ ہی اس مدفون جسم سے روح کا کوئی تعلق قائم ہوتا ہے ۔

(عقائد علمائے اسلام ص91 مصنف شہاب الدین خالدی)

[۲]: کیپٹن عثمانی صاحب ثواب وعذاب قبر کی اس صحیح صورت کے منکر ہیں۔ چنانچہ موصوف نے اپنے ایک رسالہ "عذاب برزخ" میں کئی ایک مقامات پراس عقیدہ کا انکار کیا ہے چند تصریحات ملاحظہ فرمائیں :

* یہی وہ اصلی قبر ہے جہاں روح کو دوسرے (برزخی) جسم میں ڈال کر قیامت تک رکھا جائے گااور اسی پر راحت یا عذاب کا پورا دور گذرے گا۔ (عذاب برزخ: ص2)

* روحوں کو جسم (برزخی) ملتا ہے اور روح اور اس جسم کے مجموعہ پر راحت و عذاب کا دور گزرتا ہے.....اس مجموعہ کو قیامت تک باقی رکھا جائے گا اور اس پر سارے حالات قیامت تک گزریں گے۔(عذاب برزخ: ص6)

Scanned with CamScanner

* سچی بات تو یہ ہے کہ جو شخص بھی وفات پاجاتا ہے اس کو حسب حیثیت ایک برزخی جسم ملتا ہے جس میں اس کی روح کو ڈال دیا جاتا ہے اور اس جسم اور روح کے مجموعہ پر سوال و جواب اور عذاب و ثواب کے سارے حالات گذرتے ہیں اور یہی اس کی اصلی قبر بنتی ہے۔ (عذاب برزخ: ص9)

* اللہ کا فیصلہ ہے کہ قیامت سے پہلے مردہ جسم میں روح واپس نہیں آسکتی اور ظاہر ہے کہ بغیر روح کے عذاب و راحت بے معنی ہیں۔

عذاب برزخ: ص17

* اب اگر کوئی بضد ہو کہ اس مردے کے ساتھ جو مٹی کے ساتھ مل کر مٹی ہوجاتا ہے ہڈیوں کا ڈھانچہ بھی نہیں رہتا، عذاب و راحت کا معاملہ اس زمینی گڑھے میں ہوتا ہے تو یہ محض جہالت، ضد اور ہٹ دھرمی اور قرآن و حدیث کا صریح انکار ہے جو یقینا اللہ تعالی کے عذاب اور آخرت سے لا پرواہی کا ہی نتیجہ ہے قرآن کی نظر میں ایسے عقیدے کا حامل شخص سب کچھ ہوسکتا ہے لیکن مومن نہیں ہوسکتا ۔

قبر پرستی کا شرک اور اس کی بنیاد: ص17

کیپٹن عثمانی صاحب کی ان عبارات سے چندباتیں سامنے آتی ہیں :

1:قبر اس دنیا والے گڑھے کا نام نہیں بلکہ علیین یا سجین کا نام ہے ۔

2:برزخ روحوں کے مقر کو کہتے ہیں ۔

3:موت ودفن کے بعداس دنیا والے جسم میں نہ تو روح کا اعادہ ہوتا ہے اور نہ ہی کسی قسم کا تعلق ہوتا ہے ۔

4:قبر میں سوال وجواب کے لئے روح کو دوسرا جسم دیا جاتا ہے جسے جسم مثالی کہتے ہیں اور ثواب وعذاب بھی اسی جسم مثالی کو ہوتا ہے ۔

5:دنیاوالے گڑھے کو قبر ماننا ،روح کا اس جسم سے تعلق کا قائل ہونا اور اس جسم کی سزاوجزا کا عقیدہ رکھنا شرک کی بنیاد اور قرآن کریم کی مخالفت وانکار ہے ۔

اگر بالترتیب یہ چیزیں سمجھ لی جائیں:

1:تعیین قبر 2:اعادہ و تعلق روح (یعنی حیات فی القبر) 3: عذاب وثواب جسم مع الروح

تو مسئلہ خود بخود واضح ہوجاتا ہے۔ ان امور کی مختصر سی تفصیل پیش خدمت ہے :

[۱]:تعیین قبر

آیات قرآنیہ:

1:وَلاَ تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلاَ تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ (التوبۃ: 84)

ترجمہ: اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ان منافقین میں اگر کوئی مرجائے تو آپ اس پر کبھی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہوں۔

2:ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ [عبس21]

ترجمہ: پھر اسے موت دی اور قبر میں پہنچادیا

3:حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ [التکاثر2]

ترجمہ: (ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر دنیا کی عیش حاصل کرنے کی ہوس نے تمہیں غفلت میں ڈال رکھا ہے) یہاں تک کہ تم قبرستان میں پہنچ جاتے ہو ۔

احادیث مبارکہ

حدیث نمبر1:

عن عمرو بن حزم قال رآني رسول الله صلى الله عليه و سلم على قبر فقال : انزل عن القبر لا تؤذ صاحب القبر فلا يؤذيك [شرح معانی الاثارص328،329باب الجلوس علی القبور]

ترجمہ: حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر پر دیکھا تو فرمایا قبر سے نیچے اتر جاو قبر والے کو تکلیف نہ دو اور نہ وہ تمہیں تکلیف دے (یعنی اس کی وجہ سے تمہیں تکلیف نہ پہنچے)

حدیث نمبر2:

Scanned with CamScanner

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا قالتْ وَلَوْلاَ ذَلِكَ لأَبْرَزُوا قَبْرَهُ غَيْرَ أَنِّي أَخْشَى أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا

[بخاری ج 1 ص 177 بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُورِ]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الوفات میں فرمایا یہود و نصاری پر اللہ تعالی کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں پر مساجد بنالیں تھیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں: اگر ایسا نہ ہوتا تو آپ علیہ السلام کی قبر کھلی جگہ بنائی جاتی۔

حدیث نمبر 3:

عن عائشة قالت لما مات النجاشی کنا نتحدث أنه لا یزال یری علی قبره نور

.[سنن ابی داودج 1 ص 364 باب فی النور یری عند قبر الشهید]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضرت نجاشی کا انتقال ہوا تو ہمارے اندر یہ بات بیان کی جاتی تھی کہ ان کی قبر پر نور دیکھا جاتا تھا

[۲]: اعادہ وتعلق روح (یعنی حیات فی القبر)

آیاتِ قرآنیہ:

آیت نمبر 1:

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظَّالِمِينَ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ

[ابراهیم 27]

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے ہیں اللہ ان کو اس مضبوط بات پر دنیا کی زندگی میں بھی ثابت قدمی عطا فرماتے ہیں اور قبر میں بھی اور ظالم لوگوں کو اللہ بھٹکا دیتا ہے اور اللہ (اپنی حکمت کے مطابق) جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

تفسیر:

1:وأخرج البزار عن عائشة قالت : قلت یارسول الله تبتلی هذه الأمة في قبورها فکیف بي وأنا امرأة ضعیفة قال یثبت الله الذین آمنوا بالقول الثابت في الحیاة الدنیا وفي الآخرة

[الدر المنثورج8ص525]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ اس امت کو قبروں میں آزمایا جائے گا میری کیا حالت ہوگی میں تو کمزور سی عورت ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ﴿ یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوٰۃ الدنیا وفی الآخرۃ ﴾

آپ علیہ السلام کے اس تسلی والے فرمان سے معلوم ہوا کہ اس آیت میں لفظ آخرت سے مراد قبر کی زندگی ہے جہاں کے عذاب سے اللہ کلمہ کے مطابق زندگی گزارنے والوں کو محفوظ فرماتے ہیں۔

فائدہ: اکثر مفسرین نے اس آیت کو ثواب وعذاب قبر کے متعلق قرار دیا ہے اور اس آیت کے تحت مرفوع اور موقوف احادیث نقل کرکے اعادہ وتعلق روح کو ذکر کیا ہے جس سے قبر کی زندگی ثابت ہوتی ہے دیکھئے : (تفسیر طبری ج8ص253،تفسیربغوی ج3ص35،تفسیرکشاف ج2ص520،المحررالوجیزلابی محمدعبدالحق الاندلسی ج3ص337،تفسیربیضاوی ج1ص518،تفسیرمدارك ج1ص452،تفسیرخازن ج3ص84،تفسیرابن کثیر ج2ص691،الدرالمنثور لسیوطی ج4ص148،تفسیرابوالسعودج5ص52،البحرالمدید ج3ص370)

آیت نمبر 2:

قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لاَ رَيْبَ فِيهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَعْلَمُونَ

الجاثیہ 26

ترجمہ: : اے پیغمبر لوگوں سے کہہ دیجیے اللہ ہی تمہیں زندگی دیتا ہے پھر وہی تمہیں موت دے گا، پھر تم سب کو قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے لیکن اکثر لوگ سمجھتے نہیں ہیں۔

Scanned with CamScanner

تفسیر:

قُل } يا محمد لأبي جهل وأصحابه { الله يُحْيِيكُمْ } في القبر { ثُمَّ يُمِيتُكُمْ } في القبر { ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إلى يَوْمِ القيامة } ويقال قل الله يميتكم مقدم ومؤخر ثم يجمعكم إلى يوم القيامة { لاَ رَيْبَ فِيهِ } لا شك فيه { ولكن أَكْثَرَ الناس } أهل مكة { لاَ يَعْلَمُونَ } ذلك ولا يصدقون

[تفسیرابن عباس 2ص22]

ترجمہ:سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ا س آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں "اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ابو جہل اور دوسرے کفار سے کہدیں اللہ تمہیں قبر میں زندہ کرے گا {سوال وجواب کے بعد }تمہیں قبر میں موت دے گا پھر تم سب کو قیامت کے دن جمع کرےگا بعض حضرات کے نزدیک اس آیت میں تھوڑی سی تقدیم وتاخیر ہے { ثُمَّ يُمِيتُكُمْ }پہلے ہے اور { يُحْيِيكُمْ }بعد میں ہے اب آیت کامعنیٰ ہوگا اللہ تمہیں دنیا میں موت دیں گے پھر قبر میں زندہ کریں گے ، پھر تم سب کو قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے لیکن اکثر اہل مکہ اس بات کو نہ سمجھتے ہیں اور نہ ہی اس کی تصدیق کرتے ہیں ۔

احادیث مبارکہ :

حدیث نمبر 1:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ایک لمبی حدیث مروی ہے جسے کئی محدثین نے نقل کیا ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کے وقت پیش آنے والے حالات وواقعات ،موت کے وقت مومن و کافر کی کیفیت موت کے بعد قبر میں پیش آنے والے حالات کو تفصیلاً بیان فرمایا ہے اس طویل حدیث میں قبر کے زندگی کو بیان کرتے ہوئے آپ علیہ السلام نے فرمایا "فتعاد روحہ فی جسدہ"

سوال و جواب کے وقت میت کی روح پھر اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے۔

(مسنداحمدرقم الحدیث18534،شعب الایمان ج1ص357،356 رقم الحدیث395 فصل فی عذاب القبر)

مصححین ومستدلین حدیث:

حضرات ائمہ کی بہت بڑی تعداد نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا اور اس سے قبر کی زندگی کے اثبات پر استدلال کیا ہے۔ مثلاً:

* قَالَ الْبَيْهَقِيُّ رَحِمَهُ اللهُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الإِسْنَادِ،

شعب الایمان ج1ص357

* وَقَالَ الْحَافِظُ أَبُو نُعَيْمٍ الأصبهاني : وَأَمَّا حَدِيثُ الْبَرَاءِ رَوَاهُ الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زاذان عَنْ الْبَرَاءِ فَحَدِيثٌ مَشْهُورٌ رَوَاهُ عَنْ الْمِنْهَالِ الْجَمُّ الْغَفِيرُ وَرَوَاهُ عَنْ الْبَرَاءِ : عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ وَغَيْرُهُمَا وَرَوَاهُ عَنْ زاذان عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ . قَالَ : وَهُوَ حَدِيثٌ أَجْمَعَ رُوَاةُ الأَثَرِ عَلَى شُهْرَتِهِ وَاسْتِفَاضَتِهِ وَقَالَ الْحَافِظُ أَبُو عَبْدِ اللهِ بْنُ منده : هَذَا الْحَدِيثُ إسْنَادُهُ مُتَّصِلٌ مَشْهُورٌ رَوَاهُ جَمَاعَةٌ عَنْ الْبَرَاءِ

مجموع الفتاوی ج5ص216

* هذا حديث ثابت مشهور مستفيض صححه جماعة من الحفاظ ولا نعلم أحدا من أئمة الحديث طعن فيه بل رووه في كتبهم وتلقوه بالقبول وجعلوه أصلا من أصول الدين في عذاب القبر ونعيمه ومساءلة منكر ونكير وقبض الأرواح وصعودها إلى بين يدي الله ثم رجوعها إلى القبر

كتاب الروح ص48

نوٹ: اس روایت کے راوی ابومعاویہ پربعض حضرات نےاضطراب کی جرح کی ھے لیکن وہ جرح یہاں نہیں چل سکتی کیونکہ بتصریح ائمہ ابومعاویہ کی ان روایات میں اضطراب ہے جواعمش کے علاوہ سے مروی ہوں

أبو معاوية الضرير صدوق وهو في الأعمش ثقة وفي غير الأعمش فيه اضطراب. (تاریخ بغداد ج2ص115)

اوریہ روایت امام اعمش سے ہی مروی ہے۔ صحیح مسلم میں سبزپرندوں والی روایت بھی ابو معاویہ عن اعمش کے طریق سے مروی ہے۔

حدیث نمبر 2:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِيهِ إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اطْحَنُونِي ثُمَّ ذَرُّونِي فِي الرِّيحِ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ

Scanned with CamScanner

رَبِّي لَيُعَذِّبَنِّي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهِ ذَلِكَ فَأَمَرَ اللَّهُ الْأَرْضَ فَقَالَ اجْمَعِي مَا فِيكِ مِنْهُ فَفَعَلَتْ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ يَا رَبِّ خَشْيَتُكَ فَغَفَرَ لَهُ

صحیح بخاری ج ص بَاب حَدِيثُ الْغَارِ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی تھا جو جو بہت گناہگار تھا جب اسے موت آنے لگی تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب میں مرجاوں تو مجھے جلادینا پھر میری ہڈیوں کو پیس لینا اور مجھے ہوا میں اڑا دینا قسم بخدا اگر میں اپنے رب کی پکڑ میں آگیا تو مجھے ایسا عذاب دے گا جو کسی کو بھی نہیں دیا ہوگا چنانچہ جب وہ مرگیا تو اس کے ساتھ یہی معاملہ کیا گیا، اللہ رب العزت نے زمین کو حکم دیا کہ اس بندے کے ذرات جہاں کہیں بھی ہیں ان کو جمع کردے زمین نے اس کے ذرات جمع کردیے تو وہ زندہ کھڑا ہوگیا اللہ تعالی نے فرمایا تونے یہ کام کیوں کیا ؟ایسی وصیت کیوں کی؟ تو وہ کہنے لگا اے میرے رب میں نے تیرے ڈر کی وجہ سے ایسا کیا تھا چنانچہ اللہ تعالی نے اس بخش دیا۔

ملاحظہ فرمائیں اگر موت کے بعد سوال وجواب اور اس کے بعد ثواب وعذاب کا تعلق اس دنیا والے جسم سے نہیں ہوتا تواللہ تعالیٰ نے اس بندے کے اسی دنیوی جسم کو دوبارہ کیوں زندہ فرمایا ؟اس کی روح تو محفوظ تھی اسی سے سوال وجواب کرلیتے ۔

حدیث نمبر3:

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لأَخِيكُمْ وَسَلُوا لَهُ التَّثْبِيتَ فَإِنَّهُ الآنَ يُسْأَلُ

سنن ابی داودج ص باب الاسْتِغْفَارِ عِنْدَ الْقَبْرِ لِلْمَيِّتِ فِي وَقْتِ الانْصِرَافِ.

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو دفن کرنے سے فارغ ہوجا تے تو تھوڑی دیر وہی ٹھہرتے اور فرماتے اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور اس کے لیے ثابت قدمی کا سوال کرو کیونکہ اس سے ابھی سوال کیے جائیں گے۔

اور سوال زندہ سے کیا جاتا ہے ۔

[۳]: عذاب وثواب جسم مع الروح

قرآن مع التفسیر:

آیت نمبر1:

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَنْ قَالَ سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَوْ تَرَى إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمُ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ [الانعام 93]

مستدلین :

1: امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری المتوفیٰ 256ھ نے اس آیت کریمہ سے عذا ب قبر پر استدلال کیا ہے فرماتے ہیں:

باب ما جاء في عذاب القبر وقول الله تعالى ولو تریٰ إذ الظالمون في غمرات الموت والملائكة باسطو أيديهم أخرجوا أنفسكم اليوم تجزون عذاب الهون

صحیح بخاری ج1ص183

2: امام شمس الدین ابو عبد اللہ بن قیم الجوزیہ المتوفیٰ 751ھ ایک سوال " قرآن کریم میں عذاب وثواب قبر کا ذکر کیوں نہیں ؟"کے جواب میں فرماتے ہیں:

وأما الجواب المفصل فهو أن نعيم البرزخ وعذابه مذكور في القرآن في غير موضع فمنها قوله تعالى ولو ترى إذ الظالمون في غمرات الموت والملائكة باسطو أيديهم أخرجوا أنفسكم اليوم تجزون عذاب الهون بما كنتم تقولون على الله غير الحق وكنتم عن اياته تستكبرون وهذا خطاب لهم عند الموت وقد أخبرت الملائكة وهم الصادقون أنهم حينئذ يجزون عذاب الهون ولو تأخر عنهم ذلك إلى انقضاء الدنيا لما صح أن يقال لهم اليوم تجزون"

كتاب الروح لابن قيم ص87

3: مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب المتوفیٰ 1396ھ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

Scanned with CamScanner

آج مرنے کے ساتھ ہی تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی یعنی جس میں تکلیف جسمانی بھی ہو اور ذلت روحانی بھی .

معارف القرآن ج3ص393

آیت نمبر2:

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ المَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لاَ تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَى عَذَابٍ عَظِيمٍ (التوبہ: 101)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے منافقین کے لئے قیامت سے پہلے دو عذابوں کوذکر کیا ہے۔بقول مفسرین ان میں ایک عذاب قبر کا ہے۔

مستدلین :

1: عن ابن عباس في هذه الآية قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم خطيبا يوم الجمعة فقال"اخرج يا فلان، فإنك منافق، واخرج يا فلان فإنك منافق فأخرج من المسجد ناسا منهم فضحهم فجاء عمر وهم يخرجون من المسجد فاختبأ منهم حياء أنه لم يشهد الجمعة وظن أن الناس قد انصرفوا، واختبئوا هم من عمرظنوا أنه قد علم بأمرهم فجاء عمر فدخل المسجد فإذا الناس لم يصلوا،فقال له رجل من المسلمين: أبشر يا عمر، قد فضح الله المنافقين اليوم. قال ابن عباس: فهذا العذاب الأول حين أخرجهم من المسجد، والعذاب الثاني عذاب القبر". (تفسير ابن كثير ج3ص435)

2: وقال الحسن البصري: عذاب في الدنيا، وعذاب في القبر. (تفسير ابن كثير ج3ص435)

آیت نمبر3:

يُثَبِّتُ اللّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللّهُ الظَّالِمِينَ وَيَفْعَلُ اللّهُ مَا يَشَاء. (ابراهيم 27)

تفسیر نبوی :

1: عن البراء بن عازب رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أقعد المؤمن في قبره أتي ثم شهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله فذلك قوله {يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت} حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة بهذا وزاد {يثبت الله الذين آمنوا} نزلت في عذاب القبر. (صحيح بخاری ج1ص183)

2: عن البراء بن عازب عن النبي صلى الله عليه و سلم قال : { يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت في الحياة الدنيا وفي الآخرة } قال نزلت في عذاب القبر يقال له من ربك فيقول ربي الله وديني دين محمد صلى الله عليه و سلم فذلك قوله { يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت في الحياة الدنيا وفي الآخرة . (سنن نسائی ج1ص290باب عذاب القبر)

تفسیرصحابی:

عن خيثمة عن البراء قال : { يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت في الحياة الدنيا وفي الآخرة } قال نزلت في عذاب القبر. (سنن نسائی ج1ص289باب عذاب القبر)

فائدہ : اکثر سنی مفسرین نے اس آیت کریمہ کو ثواب وعذاب قبر کے متعلق قرار دیا ہے اور اس آیت کے تحت اعادہ روح ،سوال وجواب فی القبر کو ذکر کیا ہے طو الت کے خوف سے ان تمام کو یہاں نقل نہیں کیا جاتا صرف ایک پر اکتفا کیا جاتا ہے ۔ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع عثمانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں :

"قبر کا عذاب وثواب قرآن وحدیث سے ثابت ہے ۔حدیث یہ ہے؛ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قبر میں مومن سے سوال کیا جائے گا توایسے ہولناک مقام اور سخت حال میں بھی وہ بتائید ربانی اس کلمہ پر قائم رہے گا ،اور "لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ "کی شہادت دے گا اور پھر فرمایا کہ ارشاد قرآنی " یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت في الحياة الدنيا وفي الآخرة "کا یہی مطلب ہے... اسی طرح تقریباًچالیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے معتبر اسانید کے ساتھ اسی مضمون کی حدیثیں منقول ہیں جن کو امام ابن کثیر نے اس جگہ اپنی تفسیر میں جمع کیا ہے اور شیخ جلال الدین سیوطی نے اپنے منظوم رسالہ "التثبیت عند التبییت"میں اور "شرح الصدور"میں ستر احادیث کا حوالہ نقل کرکے ان روایات کو متواتر فرما یا ہے ،ان سب حضرات صحابہ کرام نے آیت مذکورہ میں آخرت سے مراد قبر اور اس آیت کو قبر کے عذاب وثواب سے متعلق قرار دیا ہے

Scanned with CamScanner

۔"(معارف القرآن ج5ص248)

احادیث مبارکہ:

حدیث نمبر1:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولاَنِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا قَالَ قَتَادَةُ وَذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ أَنَسٍ قَالَ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ لاَ أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُقَالُ لاَ دَرَيْتَ وَلاَ تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ. (صحیح البخاری: ص220 بَابُ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِرقم 1374)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندے کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے دفن کرنے والے ساتھی واپس لوٹتے ہیں یقینا وہ ان کے جوتوں کی آہٹ سن رہا ہوتا ہے اس وقت اس کے پاس دو فرشتے آجاتے ہیں اس کو بٹھادیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا کہتا ہے مومن کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں پس اسے کہا جاتا ہے کہ تو اپنا آگ کا ٹھکانہ دیکھ لے اللہ تعالی نے تجھے اس کے بدلے جنت عطا فرمائی ہے پس وہ دونوں مقاموں کو دیکھتا ہے باقی منافق اور کافر جب اس سےپوچھا جاتا ہے تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہےوہ کہتا ہے میں نہیں جانتا جس طرح لوگ کہتے تھے میں بھی اسی طرح کہتا تھاتو فرشتے اسے کہتے ہیں نہ تو خود جانتا تھا اور نہ ہی جاننے والوں پر اعتماد کرتا تھا اس کے بعد لوہے کے ہتھوڑے سے اسے ایسا مارا جاتا ہے کہ وہ چیختا ہے اور اس کی چیخ و پکار جن اور انس کے علاوہ ارد گرد کے جانور سنتے ہیں۔

حدیث نمبر2:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم دَخَلَ نَخْلاً لِبَنِي النَّجَّارِ فَسَمِعَ صَوْتًا فَفَزِعَ فَقَالَ مَنْ أَصْحَابُ هَذِهِ الْقُبُورِ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَاسٌ مَاتُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوا وَمِمَّ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ أَتَاهُ مَلَكٌ فَيَقُولُ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْبُدُ فَإِنِ اللّٰهُ هَدَاهُ قَالَ كُنْتُ أَعْبُدُ اللّٰهَ. فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ فَمَا يُسْأَلُ عَنْ شَىْءٍ غَيْرَهَا فَيُنْطَلَقُ بِهِ إِلَى بَيْتٍ كَانَ لَهُ فِي النَّارِ فَيُقَالُ لَهُ هَذَا بَيْتُكَ كَانَ لَكَ فِي النَّارِ وَلَكِنَّ اللّٰهَ عَصَمَكَ وَرَحِمَكَ فَأَبْدَلَكَ بِهِ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ دَعُونِي حَتَّى أُبَشِّرَ أَهْلِي فَيُقَالُ لَهُ اسْكُنْ. وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ أَتَاهُ مَلَكٌ فَيَنْتَهِرُهُ فَيَقُولُ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْبُدُ فَيَقُولُ لاَ أَدْرِي. فَيُقَالُ لَهُ لاَ دَرَيْتَ وَلاَ تَلَيْتَ فَيُقَالُ لَهُ فَمَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيَضْرِبُهُ بِمِطْرَاقٍ مِنْ حَدِيدٍ بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا الْخَلْقُ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ. (سنن ابی داود ج 2 ص 305باب فِي الْمَسْأَلَةِ فِي الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنی نجار کے باغ میں تشریف لے گئے آپ نے وہاں پر ایک آواز سنی تو آپ گھبراگئے اور دریافت فرمایا یہ کن لوگوں کی قبریں ہیں؟ لوگوں نے بتایا یارسول اللہ کچھ لوگوں کی قبریں ہیں جو دور جاہلیت میں انتقال کرگئے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ سےآگ کے عذاب اور فتنہ دجال سے پناہ مانگو لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ کس وجہ سے؟ آپ نے ارشاد فرمایا مومن جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور کہتا ہے تو (دنیا میں) کس کی عبادت کرتا تھا؟ اللہ تعالیٰ جس کی راہنمائی فرماتے ہیں تو وہ جواب دیتا ہے کہ میں اللہ تعالی کی عبادت کرتا تھا پھر اس شخص سے کہا جاتا ہے کہ تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں) وہ شخص جواب دیتا ہے کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اس کے بعد اس کو ایک گھر کی طرف لے جاتے ہیں جو اس کے لیے دوزخ میں تھا اور اس سے کہتے ہیں تمہارا دوزخ میں یہ گھر تھا لیکن اللہ تعالی نے تمہاری حفاظت فرمائی اور تم پر رحم فرمایا اور اس کے عوض جنت میں گھر عطافرمادیا، وہ شخص یہ سن کر کہتا ہے کہ مجھے دنیا میں واپس جانے دو میں اپنے اہل خانہ کو اس کی خوشخبری سناؤں لیکن اس شخص کو دنیا میں

Scanned with CamScanner

واپس آنے کی اجازت نہیں دی جاتی اور جب کافر کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس فرشتہ آتا ہے اور ڈانٹ کر اس سے پوچھتا ہے کہ تو کس کی عبادت کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے مجھے معلوم نہیں پھر اس سے کہتے ہیں کہ تو نے نہ تو خود علم حاصل کیا اور نہ کسی کی اتباع کی پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ تو اس شخص (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ تو وہ کہتا ہے کہ میں وہی بات کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے پھر وہ فرشتہ اس شخص کو اس کے دونوں کانوں کے درمیان لوہے کے گرز سے مارتا ہے وہ شخص ایسی چیخ مارتا ہے کہ اللہ کی تمام مخلوق اس کو سنتی ہے سوائے جنوں اور انسانوں کے۔

حدیث نمبر 3:

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ بَلَى أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعَى بِالنَّمِيمَةِ وَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لاَ يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ عُودًا رَطْبًا فَكَسَرَهُ بِاثْنَتَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى قَبْرٍ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا

صحيح بخاري ص221بَاب عَذَابِ القَبْرِ مِنْ الغِيبَةِ وَالبَوْلِرقم1378 ،مسنداحمدج3ص441رقم1980،

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دو قبروں سے گذر ہوا تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ان دو قبر والوں کو عذاب دیا جارہاہے اور عذاب بھی کسی بڑے جرم کی وجہ سے نہیں ہورہا ہے پھر آپ نے فرمایا ان میں سے ایک چغل خوری کرتا تھا اور دوسرا پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا پھر آپ علیہ السلام نے ایک تر ٹہنی منگوائی اور اس کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ان میں سے ہر ایک قبر پر گاڑدی پھر فرمایا کہ امید ہے ان کے خشک ہونے تک ان سے عذاب میں تخفیف کردی جائے گی۔

اجماع اہل السنت والجماعت:

1: بيان استنباط الاحكام الاول فيه أن عذاب القبر حق يجب الإيمان به والتسليم له وعلى ذلك أهل السنة والجماعة----------ثم المعذب عند أهل السنة الجسد بعينه أو بعضه بعد إعادة الروح إلى جسده أو إلى جزئه وخالف في ذلك محمد بن جرير وطائفة فقالوا لا يشترط إعادة الروح وهذا أيضا فاسد

عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ج2ص598،597

2: ثم المعذب عند أهل السنة الجسد بعينه أو بعضه بعد اعادة الروح إليه أو إلى جزء منه وخالف فيه محمد بن جرير وعبد الله بن كرام وطائفة فقالوا لايشترط إعادة الروح قال أصحابنا هذا فاسد لأن الألم والاحساس إنما يكون فى الحى

شرح مسلم ج2ص386

3: بَلْ الْعَذَابُ وَالنَّعِيمُ عَلَى النَّفْسِ وَالْبَدَنِ جَمِيعًا بِاتِّفَاقِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ تَنْعَمُ النَّفْسُ وَتُعَذَّبُ مُنْفَرِدَةً عَنْ الْبَدَنِ وَتُعَذَّبُ مُتَّصِلَةً بِالْبَدَنِ وَالْبَدَنُ مُتَّصِلٌ بِهَا فَيَكُونُ النَّعِيمُ وَالْعَذَابُ عَلَيْهِمَا فِي هَذِهِ الْحَالِ مُجْتَمِعِينَ كَمَا يَكُونُ لِلرُّوحِ مُنْفَرِدَةً عَنْ الْبَدَنِ.

(فتاوي ابن تيميہ: ج2ص140)

Scanned with CamScanner